نومبائع احباب کی ملاقات

بعدازاں آٹھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک دوسرے ہال میں تشریف لے آئے جہاں نومبائع احباب کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا آج کس کس نے بیعت کی ہے۔

ایک دوست جو ہالینڈ سے آئے تھے انہوں نے بتایا کہ میں نے آج بیعت کی ہے۔ میں ایک عرصہ سے جماعت کا لٹریچر پڑھ رہا تھا۔ اسلامی اصول کی فلاسفی بھی پڑھی ہے اور جماعت کے بارہ میں بہت کچھ جانتا ہوں۔ میں بہت متاثر ہوا ہوں اور سچائی جاننے کے بعد آج بیعت کی ہے۔

ایک دوست کا تعلق لدھیانہ انڈیا سے تھا۔ وہ کہنے لگے کہ میں 13 سال سے یہاں جرمنی میں رہ رہا ہوں اور میرے پاس باقاعدہ یہاں کا ویزا ہے۔ میں نے آج احمدیت قبول کی ہے۔ ایک احمدی دوست کے ساتھ کافی دیر سے تعلق ہے وہ مجھے احمدیت کے بارہ میں بتاتے رہے ہیں اب تسلی ہونے کے بعد بیعت کر لی ہے۔

ایک نومبائع دوست نے سوال کیا کہ انہیں غصہ بہت زیادہ آتا ہے اس پر حضور انور نے فرمایا کوئی شریف آدمی بیٹھے بیٹھے تو غصہ نہیں کر سکتا۔ جب غصہ آئے تو غصہ کو دباؤ، کھڑے ہو تو بیٹھ جاؤ، بیٹھے ہو تو لیٹ جاؤ اور ٹھنڈا پانی پی لو۔

سپین کے علاقہ مرسیا سے آئے ہوئے ایک مراکشی نو احمدی نے بتایا کہ: وہ اس علاقہ کے ایک مراکشی احمدی الطیب الفرح صاحب کے ساتھ کام کرتے تھے اور ان کے اخلاق و دینی حالت سے بہت متاثر تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ کئی مراکشی لوگ الطیب الفرح صاحب سے استہزاء کا سلوک کرتے ہیں۔ ایک روز کسی نے مجھے بھی کہہ دیا کہ کیا تم بھی قادیانی ہو؟ میں نے کہا وہ کیا ہوتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ الطیب الفرح قادیانی ہے۔ میں نے جب الطیب الفرح صاحب سے اس بارہ میں پوچھا تو انہوں نے جماعتی عقائد کے بارہ میں مجھے تفصیل سے بتایا۔ پھر جب میں نے ایم ٹی اے دیکھا تو وہاں پر بیٹھے ہوئے منور چہروں کو دیکھ کر میری اہلیہ کہنے لگی یہ جھوٹے نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ہم نے خوب تحقیق کرنے کے بعد بیعت کر لی۔

بیعت کے بعد میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اور میری اہلیہ حضور انور کے گھر آئے ہیں اور دروازہ کھٹکھٹانے پر حضور انور نے ہمیں اندر بٹھایا اور ضیافت فرمائی۔ پھر ہم نے حضور انور کی اقتدا میں نماز ادا کی۔

حضور انور کو بتایا گیا کہ الطیب الفرح نے چار سال قبل بیعت کی تھی اور تب سے اکیلے احمدی تھے۔ یہ حضور انور کی خدمت میں بار بار لکھتے رہتے تھے کہ لوگ مجھے تمسخر کا نشانہ بناتے ہیں۔ دعا کریں کہ یہاں لوگ احمدیت قبول کرنے کی طرف مائل ہوں۔ حضور انور نے ان کے ایک خط کے جواب میں فرمایا تھا کہ آپ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ کی دعا کیا کریں اور یہ حضور انور کی استجابت دعا کا معجزہ ہے کہ مرسیا کے یہ دوست احمدی ہوئے پھر ان کی پوری فیملی احمدی ہوگئی اور دو مزید شخصوں نے بھی بیعت کر لی۔ اب اس علاقے میں 11 احمدی ہوگئے ہیں اور جماعت بن گئی ہے۔

ایک عرب احمدی دوست نے سوال کیا کہ کیا کسی کے اپنے مذہب کا اظہار لباس کے ذریعہ بھی ہوتا ہے۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: مذہب کا کوئی ظاہری لباس نہیں ہے۔ مذہب کا لباس لِبَاسُ التَّقْوٰی ہے۔ اعلیٰ اخلاق کا اظہار ہے، نیکی کا اظہار ہے۔ لباس جو انسان پہنتا ہے وہ ایسا ہو کہ ننگ ڈھانپے اور حیادار ہو۔ مذہب کا لباس تو لِبَاسُ التَّقْوٰی ہی ہے۔ اگر کسی نے عربوں کا لباس پہنا ہوا ہے چوغہ پہنا ہوا ہے لیکن وہ دوسروں کو تکلیف پہنچا رہا ہے اور دوسرے اس کے ہاتھ سے محفوظ نہیں تو اس سے بہتر ہے کہ وہ مسلمان نہ کہلائے۔

ایک نوجوان نے سوال کیا کہ میری دادی جان پاکستان میں فوت ہوئی ہیں۔ دوسرے عزیز سب غیر از جماعت ہیں۔ ہم یہاں تین بہن بھائی ہیں۔ اگر ہم پاکستان جائیں تو وہاں کس طرح اظہار کریں۔ کس طرح پیش آئیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: اچھی طرح جائیں اور ملیں اور اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کریں۔ آپ نے تو زمانے کے امام کو مان لیا ہے۔ اس لئے وہ مولوی جو وہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں دیتا ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ باقی اپنے اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے رہیں اور جو حالات کا خطرہ ہے اس میں حکمت کے ساتھ وقت گزاریں اور اپنی کسی بات سے بلاوجہ اپنی جان کو خطرے میں ڈالنا مناسب نہیں ہے۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ میں نے پہلی مرتبہ حضور انور کی اقتدا میں جمعہ پڑھا ہے اور آج بیعت بھی کی ہے۔ اس وقت میرے جذبات ایسے ہیں کہ میں زیادہ بات نہیں کر سکتا۔ مجھ سے بات ہو نہیں رہی۔

میسیڈونیا سے تعلق رکھنے والے دو بھائی بھی اس پروگرام میں شامل تھے۔ ایک بھائی احمدی تھا اور دوسرے نے ابھی بیعت نہیں کی تھی۔ غیر از جماعت بھائی نے سوال کیا کہ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا تمہارا بھائی احمدی ہے کیا تم نے نماز قرآن کریم میں کوئی فرق دیکھا ہے جس پر بھائی نے بتایا کہ کوئی فرق نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق تشریف لائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود آپؑ کو ایک حدیث میں چار مرتبہ نبی اللہ کہتے ہیں کہ آخری زمانے میں نبی آئے گا اور وہ اُمّتی نبی ہوگا یعنی کسی نئی شریعت کے ساتھ نہیں آئے گا بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی سنّت اور طریق پر آئے گا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر آئے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ مسلمان ایمان رکھتے ہیں کہ آنے والا مسیح آسمان سے آئے گا اور جب وہ آئے گا تو نبی ہوگا۔ اب ایک طرف تو کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں آسکتا تو کیا جب مسیح آسمان سے آئے گا تو پھر اس سے نبی کا ٹائٹل واپس لے لیا جائے گا۔ اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اس کا مطلب ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکتا ہے۔ اور جب آسکتا ہے تو پھر کسی دوسرے مذہب کا نبی لینے کی بجائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت میں سے نبی کیوں نہ آئے۔

حضور انور نے فرمایا: نبی بھیجنا خدا کا حق ہے اور قرآن کریم کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نبی بھیج سکتا ہے اور کوئی اس میں روک نہیں بن سکتا۔ نبی نئی شریعت کے ساتھ نہیں بلکہ سابقہ شریعت پر آسکتا ہے اور اُمّتی نبی ہوگا۔

حضور انور نے سوال کرنے والے غیر احمدی دوست کے بارہ میں فرمایا کہ ان کو قرآن کریم اور حدیث کا علم تو نہیں ہے لیکن ان کا چہرہ بتا رہا ہے کہ یہ سچائی کی تلاش میں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: انہیں چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے دعا کر کے راہنمائی حاصل کریں کہ کون سا راستہ درست ہے۔ خدا تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کریں کہ احمدیت سچا راستہ ہے یا نہیں۔

ایک اٹھارہ سالہ نوجوان نے عرض کیا کہ میں سیرالیون سے ہوں۔ لیکن گنی کوناکری میں رہا ہوں اور وہیں پلا بڑھا ہوں۔ اس وقت میں ہالینڈ سے آیا ہوں اور گزشتہ سال احمدی ہوا تھا۔ میں جامعہ احمدیہ میں جانا چاہتا ہوں۔

حضور انور نے ان کے ہالینڈ میں قیام کے سٹیٹس (Status) کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ جب نیشنیلٹی مل جائے تو پھر جامعہ میں داخلہ لے لینا۔ جامعہ یوکے میں آجاؤ تم میرے قریب ہوگے۔

ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میں نے دو تین ماہ قبل دعا کے بعد بیعت کی تھی۔ آج میں آپ کے سامنے ہوں۔ میں نے جماعت کا لٹریچر پڑھا ہے۔ میں نے شرح صدر کے ساتھ بیعت کی تھی۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کا روحانی معیار بڑھائے اور آپ کو مضبوط مسلمان بنائے۔

ایک جرمن نومبائع نے عرض کیا کہ میں برلن میں کام کر رہا ہوں۔ وہاں لوگ میرے ساتھ کام کرنے والے مجھے کافر کہتے ہیں۔ میں کیا کروں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لا الٰہ الا اللہ کہے اس کو کافر نہ کہو۔ آپ کلمہ پڑھتے ہیں۔ نمازیں، قرآن کریم پڑھتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین پر ایمان لاتے ہیں۔ آپ کہیں کہ میرا ایمان ہے کہ میں مسلمان ہوں اور آپ لوگ جو اس زمانے کے امام کو نہیں مانتے اس کے باوجود میں کہتا ہوں کہ آپ چونکہ کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں اس لئے آپ مسلمان ہیں۔ آپ مجھے کافر کہنا چاہتے ہیں بیشک کہیں یہ آپ کا اور خدا کا معاملہ ہے۔

حضور انور نے فرمایا لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھتے رہا کریں۔

نومبائعین کی حضور انور کے ساتھ ملاقات کا پروگرام آٹھ بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں کچھ دیر کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔